تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

قرآنِ عظیم میں اعداد کا استعمال

(2 کے ہندسہ کا لطیف اور دلچسپ ذکر)

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‌ ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى‌ ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ (التوبة:40)

یعنی اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(درثمین)

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف ہندسے اور اعداد استعمال فرمائے ہیں۔ مجھے آج نمبر 1 کے بعد نمبر 2 کے ہندسے کی وضاحت بیان کرنی ہے۔ اِس کے لئے اللہ تعالیٰ ثانی، اِثْنَان، اِثْنَيْن، اِثْنَتَيْن، اُنْثَيَيْنِ اور مَثْنٰی کے الفاظ استعمال فرماتا ہے۔ دو کے ہندسے کے لئے یہ الفاظ 24 مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔ سورۃ التوبہ آیت 40 میں (جس کی تلاوت مَیں اوپر کر آیا ہوں) اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کا واقعہ بیان فرمایا ہے اور آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکرؓ کے لیے ثَانِیَ اثْنَیْنِ کی اصطلاح استعمال فرمائی۔ جس کے معنی ہیں۔ وہ دو میں سے ایک یعنی دوسرا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابو بکرؓ کے بلند مقام کا یوں ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (حضرت ابو بکرؓ) کو ثَانِیَ اثْنَیْنِ کا خلعت پہنایا۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 سورۃ التوبہ 304-305)۔ اللہ تعالیٰ نے اِن دونوں بزرگ ہستیوں کے لیے اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جس کے معنی ہیں کہ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

یہ واقعہ جہاں تاریخ ہے وہاں اس میں ایک سبق اور نصیحت بھی ہے۔ سب سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پر توکّل کرتے ہوئے حضرت علیؓ کو اپنے گھر چھوڑ کر اپنے ایک ساتھی حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ غارِ حرا میں تین راتیں بسر کیں اور اپنے اللہ پر توکّل کرتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہہ رہے ہیں کہ اے ابو بکر! غم نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر ثَانِیَ اثْنَیْنِ کے ساتھ مدینہ کو نکلے۔ راستے میں سراقہ بن مالک 100 اونٹ کے لالچ میں آپؐ کو قتل کرنے کے لئے قریب پہنچا تب بھی آپ کا توکّل علی اللہ ہی نظر آیا۔

سامعین! عمومی طور پر ثَانِیَ کے الفاظ، نمبر 2 یا دوسرے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَیں سورۃ التوبہ آیت 40 کی مثال دے آیا ہوں۔ لیکن سورۃ الحج آیت 10 میں ثَانِیَ کے الفاظ کو عِطْفِهٖ کی طرف عطف کر کے اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے۔ جس کے معنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے یوں پیش فرمائے ہیں کہ

"متکبّر شخص اپنی گردن کو مروڑ کر بات کرتا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 141)

جماعت احمدیہ کے دیگر تراجم کو حضورؒ کے ترجمہ کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو دو امور سامنے آتے ہیں:

1- متکبّر کا اپنی گردن کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ وہ اپنی گردن میں اکڑ رکھتا ہے اور اُسے مروڑ کر بات کرتا ہے۔

2- اللہ کے راستے سے گمراہ کرنے اور لوگوں کو روکنے کے لئے اپنا پہلو تکبّر سے موڑتے ہوئے بات کرتا ہے۔ سورۃ لقمٰن آیت 8 میں متکبّر کی اِسی علامت کو مزید کھول کر بیان کیا ہے کہ جب آیات پڑھی جاتی ہے تو وہ مُسْتَكْبِرًا یعنی استکبار کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا اُس نے بات سُنی ہی نہیں۔

لہٰذا تکبّر سے پرہیز کرنا چاہیے۔ تکبّر سے بچنے کے حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-13)

سامعین! عدد 2 کے لئے دوسرا لفظ قرآن کریم میں اِثْنَيْنِ کا لفظ 10 جگہوں پر استعمال ہوا ہے۔ اِن میں سے ایک کا ذکر ثَانِيَ اثْنَيْنِ میں ہم اوپر کر آئے ہیں۔ باقی 7 مقامات پر اللہ تعالیٰ نے زَوْجَيْنِ کے ساتھ اِثْنَيْنِ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اِن مقامات پر جانوروں اور نباتات کے جوڑوں کا ذکر ملتا ہے۔ جانوروں کے جوڑے جوڑے بنانے کی بات تو سمجھ آتی ہے کہ جس طرح انسان کی پیدائش جوڑے سے ہوتی ہے ویسے ہی جانوروں کی پیدائش بھی جوڑوں سے ہوتی ہے۔ لیکن نباتات اور درختوں کے جوڑوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اُس جگہ کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ:

"نباتات میں نر و مادہ ہے۔ اس کی عمدہ نظیر عرب میں کھجور ہے۔ نر کے پھول کو مادہ پر ڈالتے ہیں۔ نر نباتات سے نر کی کمزوری کا علاج کرتے ہیں اور مادّہ نباتات سے مادّہ کا علاج۔ یہ طب ؒ کا اصول ہے۔ **لوہا بڑی اعلیٰ دھات ہے۔ نر لوہا مرد کے لیے اور مادّہ لوہا مادّہ کے واسطے مفید ہے۔**"

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 413)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

"نزولِ قرآن کے زمانہ میں تو عربوں کے نزدیک نر اور مادہ کی صورت میں صرف کھجوروں کے جوڑے ہوا کرتے تھے اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہر قسم کے پھلوں کے پَودوں کا جوڑا جوڑا بنایا ہے... آج کی سائنس نے اِس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے یہاں تک کہ مادہ کے اور ایٹمز کے بھی اور ذرّات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ **غرضیکہ جوڑوں کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے اور توحید کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کو سمجھنا ضروری ہے۔ صرف کائنات کا خالق ہی ہے جس کو جوڑے کی ضرورت نہیں ورنہ سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے۔**"

(تعارف سورۃ یٰسٓ ترجمۃ القرآن صفحہ 771)

سامعین! یہی وہ مضمون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ کے الفاظ میں سورۃ النّحل آیت 52 میں بیان فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"اللہ نے کہا کہ دو دو معبود مَت پکڑ بیٹھو۔ یقیناً وہ ایک ہی معبود ہے۔ پس صرف مجھ سے ہی ڈرو۔"

اللہ تعالیٰ نے دو کے ہندسے کو اَور بھی بہت سے الفاظ سے واضح کیا گیا ہے۔ اِن میں اِثْنَا (سورۃ التوبۃ:37) اِثْنَيْ (سورۃ المائدہ:13) اِثْنَتَا (سورۃ البقرۃ:61) (سورۃ الاعراف:161) اِثْنَتَيْ (سورۃ الاعراف:161) کے الفاظ ہیں جس کے معنی دو کے ہیں۔ لیکن عَشَرَةَ یا عَشَرَ کے ساتھ مِلا کر 12 کا ہندسہ بن جاتا ہے۔ جس کا ذکر ان شاء اللہ 12 کے ہندسے کی تقریر میں ہو گا۔

اس کے علاوہ دو کا ہندسہ اللہ تعالیٰ نے وراثت کی تقسیم والی آیات میں کثرت سے استعمال فرمایا۔ یہاں ان دونوں آیات کا ترجمہ بیان کر دیتا ہوں۔ تا اِن آیات میں جتنے بھی اعداد استعمال ہوئے ہیں۔ وہ آنے والی متعلقہ تقاریر کے لئے سود مند ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النساء آیات 12-13 میں فرماتا ہے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

"اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ مرد کے لئے دو عورتوں کے حصّہ کے برابر (حصّہ) ہے۔ اور اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی ہے اُس میں سے جو اُس (مرنے والے) نے چھوڑا اور اگر وہ اکیلی ہو تو اس کے لئے نصف ہے اور اس (میّت) کے والدین کے لئے اُن میں سے ہر ایک کے لئے اس کے ترکہ میں سے چھٹا حصّہ ہے اگر وہ صاحب اولاد ہو۔ اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین نے اس کا ورثہ پایا ہو تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصّہ ہے اور اگر اس (میّت) کے بھائی (بہن) ہوں تو پھر اس کی ماں کے لئے چھٹا حصّہ ہوگا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض چُکانے کے بعد۔ تمہارے آباء اور تمہاری اولاد، تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون نفع پہنچانے میں تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

اور تمہارے لئے اُس میں سے نصف ہوگا جو تمہاری بیویوں نے ترکہ چھوڑا اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پس اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمہارے لئے چوتھا حصّہ ہوگا اس میں سے جو اُنہوں نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد اور ان کے لئے چوتھا حصّہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اُن (بیویوں) کا آٹھواں حصّہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو تم نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ورثہ تقسیم کیا جا رہا ہو جو کلالہ ہو (یعنی نہ اس کے ماں باپ ہوں نہ اولاد) لیکن اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصّہ ہوگا۔ اور اگر وہ (یعنی بہن بھائی) اِس سے زیادہ ہوں تو پھر وہ سب تیسرے حصّے میں شریک ہوں گے وصیت کی ادائیگی کے بعد جو کی گئی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ بغیر اس کے کہ کوئی تکلیف میں مبتلا کیا جائے۔ وصیت ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بڑا بُردبار ہے۔"

وراثت میں کلالہ کا ذکر سورۃ النساء آیت 177 میں بھی ہوا ہے۔ جس میں اِثْنَتَیْن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے۔

"وہ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں۔ کہہ دے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارہ میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی ایسا مرد مَر جائے جس کی اولاد نہ ہو مگر اس کی بہن کا تمام ترکہ وارث ہوگا اگر اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اگر وہ بہنیں دو ہوں تو اُن کے لیے اس میں سے دو تہائی ہوگا جو اس نے ترکہ چھوڑا اور اگر بہن بھائی اور عورتیں ملے جُلے ہوں تو ہر مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصّہ ہوگا"

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک ایک عدد کو بیسیوں کی تعداد میں استعمال فرمائے ہیں۔ ہم اُن میں سے صرف اُن کو تقاریر اور اپنے مضامین کا حصّہ بنا رہے ہیں جن میں تربیتی و علمی اور اخلاقی امور ہوں۔ دو کے ہندسہ سے متعلق دیگر تفصیل کو چھوڑتے ہوئے وقت کی رعایت سے ایک دو اَور ذکر کر کے مَیں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المؤمن آیت 12 میں فرمایا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:

"وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! تُو نے ہم کو دو دفعہ مارا اور دو دفعہ زندہ کیا۔ سو ہم اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں۔ پس تُو بتا کہ اب اُس گرفت سے نکلنے کی کوئی صورت بھی ہے"

(ترجمہ تفسیر صغیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس آیت کے نیچے دو مفید فُٹ نوٹ تحریر فرمائے ہیں۔ نوٹ نمبر 1 میں فرماتے ہیں۔

"اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ۔ میں ایک تو وہ موت مراد ہے جو پیدائش سے پہلے زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اُس کو یاد دلا کر وہ کہتے ہیں کہ الٰہی! تُو نے دو دفعہ ہم پر ایسی حالت طاری کی کہ ہم مُردوں کی مانند تھے۔ ایک دفعہ پیدائش سے پہلے اَور ایک دفعہ زندگی کے بعد۔ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ میں بھی دو زندگیوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک دفعہ جب ماں کے پیٹ سے بچہ نکلا اور اس نے سانس لیا اور دوسری دفعہ جب وہ اس دنیا میں زندگی گزار کر مرے گا اور پھر زندہ کیا جائے گا"

پھر فُٹ نوٹ نمبر 2 میں آپؓ تحریر فرماتے ہیں۔

"یعنی دو دفعہ موت کے بعد ہمیں زندگی ملی مگر پھر بھی ہم نے نصیحت حاصل نہ کی۔ تو کیا یہ ہمارا گناہ ناقابلِ معافی ہوگا یا کوئی ایسا ذریعہ بھی ہے جس سے معافی مل جائے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں تو یہ موقع ہے کہ انسان وقت کے نبی کو قبول کرے اور توبہ کرے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دوسرا

موقع مرنے کے بعد شفاعت کا ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں آچکا ہے کہ نبیوں اور فرشتوں کے ذریعہ سے جن کو خدا تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا۔ بعض لوگ نجات پا جائیں گے"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اِس آیت کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

"بظاہر تو ایک ہی دفعہ انسان مرتا ہے، ہاں اس کا دو دفعہ زندہ ہونا سمجھ آجاتا ہے۔ ایک یہ زندگی اور ایک بعد کی زندگی۔ "اَمَتَّنَا اثْنَتَيْن" میں پہلی موت سے مراد کلّی عدم ہے۔ یعنی تُو نے ہمیں پہلی دفعہ عدم سے وجود کی خلعت عطا کی۔"

(فٹ نوٹ سورۃ المؤمن:12۔ صفحہ 833 از ترجمۃ القرآن)

سامعین! ہندسہ دو کے لیے مَثْنٰی کا لفظ بھی تین جگہوں پر استعمال ہوا ہے۔ سورۃ النساء آیت 4 میں ایک غیر یتیم عورتوں سے زیادہ دو دو، تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اِس آیت کے تحت فُٹ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"یعنی یتیم عورتوں سے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی اچھی نہیں۔ کیونکہ بے انصافی کا ڈر ہے۔ ہاں ان کے سوا دوسری عورتوں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے ولی ان کے حقوق کا مطالبہ کرنے والے موجود ہیں"

نیز سورۃ سبا آیت 47 اور سورۃ فاطر آیت 2 میں مَثْنٰی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ سورۃ فاطر میں دو دو پَروں والے، تین تین پَروں اور چار چار پَروں والے فرشتے آنحضورؐ پر نازل ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دو دو، تین تین، چار چار سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفات رکھنے والے فرشتوں کا نزول آنحضورؐ پر لیا ہے۔

سامعین! ہندسہ دو کے لیے اللہ تعالیٰ نے طائفتین، یعنی دو گروپ، ملکین یعنی دو فرشتے، رَجُلَیْن یعنی دو بندے۔ اِلْحُسْنَیَیْن یعنی دو باتیں، اِلٰھَیْنِ یعنی دو معبود، جمعٰنِ یعنی دو لشکر اور فِئَتَیْنِ یعنی دو گروہ کے الفاظ استعمال بھی فرمائے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جب تک ہم قرآن پڑھ کر، سمجھ کر اس کی تعلیم کو اپنے اوپر اور اپنی نسلوں پر لاگو نہیں کریں گے۔ ہمارے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔"

(بدر 17 جون 2004ء صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہندسہ دو میں بیان اسباق اور نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)